نقد و نظر

"تکمیل انسانیت" میں ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم نے اپنے فلسفۂ "داعیہ الی العین" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ شعور انسانی ذات باری تعالیٰ کے لئے بے پناہ کشش رکھتا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ نفس انسانی کی نشو و نما اگر صحیح رخ پر ہو تو وہ تلاش حسن کامل میں بتدریج بیگانہ نصب العینوں اور خواہشوں سے آزاد ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ شعور انسانی میں ان انتہائی بلند منازل تک پہنچ جاتا ہے جہاں تک اس مادی دنیا کے اندر رہتے ہوئے اس کے لئے پہنچنا ممکن ہے۔

"وجود خارجی" کے نوٹ میں ڈاکٹر سید ظفر الحسن مرحوم نے ہیوم اور کانٹ کے فلسفیانہ افکار کا جائزہ لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جہاں تک عالم یا حقیقت کا تعلق ہے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا کہ عالم ہمارے قوائے حسیہ اور عقلیہ کے لاینفک اور ناگزیر قرائن کا تابع کیوں ہے اور اس امر کی توجیہہ ممکن نہیں کہ حقیقت کی نوعیت اس طرح کیوں واقع ہوئی ہے۔ ان لاینحل مسائل میں الجھنے کی بجائے شعور عامۂ انسانی کی شہادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ زمان، مکان اور مقولات ہمارے قوائے علمیہ کی فطرت ہیں اور جو شے ان اصولوں کے تحت نہیں آتی وہ ہماری معروض بن ہی نہیں سکتی اور ہمیں اس کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔

"شرح توحید و رسالت" میں ڈاکٹر محمد ریاض صاحب نے کلام اقبالؒ کے حوالہ سے کلمہ طیبہ کی تشریح کی ہے۔ مسلمانوں میں ملی وحدت کا شعور ثمرہ توحید ہے اور رسالت بھی توحید کی مانند اتحاد ملت کا مظہر اور علامت ہے چنانچہ علامہ اقبالؒ کے تصورات توحید و رسالت وحدت فکر و عمل کے متقاضی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نزدیک پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں شکست و افتراق کے جو فتنے سر اٹھا رہے ہیں ان کا مؤثر تدارک اسی صورت میں ممکن ہے کہ "رجوع الی التوحید و الرسالت" کی خاطر ایک نہضت تحریک چلائی جائے۔

"خودی کیا ہے" میں علامہ اقبالؒ کے نظریۂ خودی پر پروفیسر منظور احسن عباسی صاحب اور راقم الحروف کے قلم سے دو نوٹ ہیں جن میں اس حقیقت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ علامہ اقبالؒ کا نظریۂ خودی بنیادی طور

(بقیہ ص ۸ پر)